مادہ کے بغیر خدا کی ہستی

عالی جناب مولوی صاحب مدظلکم۔ آداب دست بستہ قبول فرمایا جاوے۔

گذارش ہے کہ جناب والا نے میری درخواست واسطے دینی جواب کے مقام منظفر نگر جاتے قیام منظور فرمائی ہے کہ ہم تمہارے تحریر کا جواب دینگے۔ اسی بھروسہ پہ امید ہے کہ میرے صحیح خیالات بنانے مین امداد فرمائیگا۔ اُس اصول کو جسکو کروڑون لوگ صحیح مانتے ہون بلا تحقیق غلط نہین مان سکتا۔ ہان البتہ شک ضرور رہیگا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے یہ ایک طرح کی بیماری ہے جس سے تکلیف مانی پڑتی ہے۔

سوال برائے جواب معہ دلیل و مثال وغیرہ

(۱) پرمانوون {اجزا} کے بدون پرمیشور نے مرکب جگت کو کیسے پیدا کیا ہے کارن سے کاریہ کی پیدائش خدا کے بنائے ہوئے جگت مین صریح دیکھنے مین آتی ہے اگر یہ اصول صحیح ہوتا کہ کارن کے نہ ہونے سے کاریہ کی پیدائش ہوتی ہے تو ایسا ہی ہمیشہ ہوتا دیکھتا اور اسکے خلاف کا ان سے کاریہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔

(۲) پرکرتی {اجزا} کے نتیہ ماننے مین کیا نقص واقع ہوتے ہین۔

مین نے یہ اعتراض سنا ہو کہ ایشور۔ جیو۔ پرکرتی تین خدا ماننے پڑینگے۔ اور خدا روح و پرکرتی کا خدا نہین ہوسکتا۔ ان اعتراضون کی بابت یہہ سوال کرنے سے اعتراض رفع ہوجاتے ہین:۔

۱۔ کیا مختلف گُن والی چیزون مین کچھہ یکسانیت ہونے سے وہ مختلف نہین رہتین۔ {جیسے گائے گھوڑا۔ دونون کے ہی چار چار پاؤن ہین کیا وہ دونون ایک ہین}

۲۔ کیا مختلف چیزون کی ہستی ایک زمانہ مین ہونے سے مختلف چیزین ایک دوسرے کی ہستی مین خلل واقع کرسکتی ہین۔ یہ نیم ہے۔ {جیسے رعایا کی ہستی بادشاہ کی اور بادشاہ کی ہستی رعایا کی ہستی مین کیا خلل ڈالتی ہے}۔ اجودھیا گیہ ازمنظفر نگر۔ دفتر چنگی۔

جواب:۔ اسلام کے عقیدے مین خدا تعالیٰ مادہ کا محتاج نہین۔ بلکہ وہ خالق مطلق ہے۔ مادہ کی صورت مین ہمین ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ وصف خالقیت مین غیر کا محتاج ہے اور غیر کا محتاج ہونا نقص ہے۔ اسلام ہم کو سکھاتا ہے کہ خدا مین کسی طرح کا بھی نقص نہین۔ دنیا مین جس قدر اشیاء دیکھنے مین آتی ہین وہ بے شک اپنے اپنے مادہ سے ہین لیکن چونکہ ان سب کی انتہا آخرکار علت العلل کی طرف ہوتی ہی جو سب مادون کا بھی خالق ہے اس لئے وہ نقص لازم نہین آتا جو مادہ کو قدیم ماننے سے آتا ہے۔ علاوہ اس کے سلسلہ کائنات کا ابتداء کائنات کی مساوی ہونا ضروری نہین مثلاً سلسلہ کائنات مین ہم دیکھتے ہین کہ ہر ایک چیز جاندار ماں باپ سے پیدا ہوتی ہے مگر ابتداء کائنات مین ایسا نہ تھا اہل اسلام کے نزدیک انسانون کی ابتدا ایک جوڑہ (خاوند بیوی) سے ہوئی تھی۔ آریون کے نزدیک سیکڑون بلکہ ہزارون سے ہوئی تھی۔ بہرحال موجودہ سلسلہ ابتداء سلسلہ کے مشابہ اور مماثل نہوا۔ پس ثابت ہوا کہ موجودہ سلسلہ مین مادہ کی ضرورت سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ ابتدا مین بھی ایسی ہوئی تھی۔

(۲) مادہ کو قدیم ماننے سے وہی خرابی آتی ہے جو اوپر مذکور ہوئی یعنے خدا خالق مطلق نہین رہسکتا بلکہ محتاج غیر ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے وہ سوال بھی وارد ہوتا ہے جو آپنے خود کیا ہے لیکن اسکے جواب دینے مین آپنے غلطی کھائی ہے۔ مختلف اوصاف کی چیزین کسی ایک وصف مین متحد ہونے سے مختلف رہ سکتی ہین لیکن کسی ایسے وصف مین جو اُن کے لئے اصل ذات یا مدار اختلاف ہو ایک ہونے سے مختلف نہین ہوسکتین مثلاً انسان گائے بھینس۔ وغیرہ اپنی نوعیت کے اختلاف سے تو مختلف ہوسکتی ہین لیکن نوعیت کے اتحاد سے مختلف نہین ہوسکتین یعنے اگر کوئی شخص انسان۔ گائے اور بھینس وغیرہ کو انسانیت کے وصف مین شریک سمجھے اور پھر کہے کہ وہ دو ہین تو یہ اُس کی غلطی ہے۔ ذاتیات کے اتحاد سے تعدد نہین رہ سکتا۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ خالق اور مخلوق مین قدامت کا وصف کیا حکم رکھتا ہے۔ کچھہ شک نہین کہ قدامت کا وصف خالق کے لئے ایک صفت لازمہ

بلکہ خاصہ ہے۔ اور حدوث کا وصف مخلوق کے لئے لازمی۔ پس اس وصف خاصہ مین اگر کوئی شئے خالق کے ہمرنگ ہوئی تو سمجھا جائیگا کہ یہہ شئے خالق کے ماتحت نہین ہو۔ بلکہ خالق کے ماتحت ہونیکا مدار صرف یہی ہے کہ وصف خلق مین اُسکی محتاج ہو یعنے خالق نے اپنی عنایت سے اُسکو وجود پذیر کیا ہو جب یہی نہین تو پہر اور کس امر مین وہ خالق کی محتاج ہو سکتی ہے۔

(۲) علےٰ ہذالقیاس آپکا دوسرا جواب بہی ناقص یا بے سمجہی پر مبنی ہے رعایا اور بادشاہ کی ہستی مختلف قسم کی ہے۔ بادشاہ کی ہستی بوصف حاکمیت ہے اور رعایا کی ہستی بوصف محکومیت ہو اور ان دونون ہستیون مین بہت بڑا فرق ہے اسیطرح مادہ کی ہستی بوصف قدامت خدا کی ہستی بوصف قدامت کے ساتہہ جمع نہین ہو سکتی اگر کوئی ان کو جمع کرے تو اوسے ماننا پڑیگا کہ بادشاہ اور رعایا دونون کی ہستی بوصف حاکمیت ہے حالانکہ یہہ غلط ہے۔

ہم مانتے ہین کہ خدا کی ہستی بہی ہے اور مادہ کی ہستی بہی مگر ان دونون ہستیون مین تمیز ہے یعنے جیسے مادہ خدا کا ماتحت ہے اُس کی ہستی بہی خدا کی ہستی کے ماتحت ہے یہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے اہل اسلام گوارا نہین کر سکتے کہ خدا کے سوا کوئی چیز بہی قدیم ہو۔ اور وہ کہتے ہین کہ وصف قدامت سے کسی چیز کو موصوف سمجہنا گویا اُس کو خدا سمجہنا ہے اس لئے کہ وہ وصف قدامت رکہنے کے باعث خدا کی خالقیت کے کسی طرح ماتحت نہین ہو سکتا جو اُسکی استقلال کی دلیل ہے پس اُسکے خدا ہونے مین کیا شک ہے یا کم ازکم وہ اس وصف مین گویا دوسرا خدا ہے۔

غالباً اسی قدر تقریر آپکے لئے کافی ہوگی۔ زیادہ کی حاجت ہوئی تو اور کچہہ بہی لکہا جاویگا انشاءاللہ

تقابل ثلاثہ :- (توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ) قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی۔
قیمت ایک روپیہ معہ محصول۔ منیجر

بائبل کیسی کتاب ہے!

از مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

اس عنوان سے ایک مضمون مذہب عیسوی مروجہ کے ایک بڑے فرقہ پروٹسٹنٹ کے اخبار نور افشان لدہیانہ مین ہماری نظر سے گذرا۔ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ یہ کوئی انوکہا سوال نہین اور نہ صرف اسکا اس وقت ایک ہمارا دیسی عیسائی کا بچہ اکیلا ہی پیش کرنے والا ہے بلکہ یہہ سوال خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر بہی ہوا تہا۔ اور جیسا کہ دنیا کا کئی صدیون سے تجربہ ہو چکا ہے عیسائی لوگ اندہا دہند اس سوال کو قدیم سے رٹتے چلے آئے ہین اور اسی طرح سے رٹتے رہین گے مگر انہین ہرگز نہ تو آجتک کچہہ موجودہ بائبل کا سر پیر ہاتہہ آیا ہے اور نہ آئیندہ کبہی آئیگا۔ کیونکہ عیسائی لوگون کے خصوصاً پروٹسٹنٹ فرقہ نے سچائی کو ماننا اپنی اور اپنے پیروان کے واسطے قطعاً ناجائز قرار دے رکہا ہے۔ اس کرکے گو ایسے سوالات کو بار بار حل کرنے کی اہل اسلام یا اُنکے علماء کو کوئی ضرورت نہین مگر چونکہ نیا دن اور نئی دنیا اور نئے رسالے اور اخبار اور نئے نئے ناظرین کے لئے جیسا کچہہ کہ یہ ایک نیا سوال معلوم ہوتا ہے ویسا ہی ہماری طرف سے بہی قدرے اسپر جوابی روشنی ڈالنی ضروری ہے۔ پس بائبل کیسی کتاب ہے؟ اسکے جواب مین جو کچہہ ہم کہہ سکتے ہین بلکہ جیسا ہمارا تجربہ ہے اور اس سے بڑہکر یہ کہ جہانتک ہم علانیہ بر سر میدان علےٰ رؤس الاشہاد ثابت کرکے اقبال کروا سکتے ہین وہ یہہ جواب ہے کہ موجودہ بائبل اس قدر بے سروپا اور محرف ہے کہ جسکا کچہہ حد و شمار نہین۔ تحریف کے کئی اقسام ہین مگر اُن اقسام سے بہی بائبل کی تحریف کچہہ ہزارون بلکہ لاکہون اقسام کی ترقی کر چکی ہے کیونکہ تحریف کا کمال تو فقط فقرات کو زیادہ سے زیادہ آگے پیچہے کرکے اُن مین دو چار الفاظ یارون کے اپنے پلّے سے جوڑ دینے سے ہو جاتا ہے مگر یہان ہزارون کتابون کی کتابین ہی ایک دم بے ڈکار لئے ہضم کر لیجاوین پہر بہلا ایسی بائبل اب کیسی کتاب ہے؟ ہر شخص خود ہی اسکا جواب دے سکتا ہے

ہمارا تو ایسے عیسائیون کی جان پر خدا کی درگاہ مین فقط صبر ہی ہے اور بس۔

یہہ آپکا نیازمند ایک روز جزیرہ لنکا کے دارالخلافہ شہر کولمبو مین جبکہ محمڈن مشنری بنکر انگریزی مین شہر کے ہر حصہ مین باری باری وعظ کیا کرتا تہا۔ تو کثرت سے انگریز عورتون اور مردون کے ساتہہ راتدن ایسی ہی آزادانہ گفتگو نہایت مہذب طریقے سے ہوا کرتی تہی ایک روز قضارا مین ایک سرکاری اوفیسر (ایسے یاد پڑتا ہے کہ کوئی جسٹس اوفدی پیس کے عہدے دار تھے) کے مکان پر بیٹہا تہا کہ یکایک ایک عیسائی کا چالان انکے سامہنے پیش ہوا جس مین دوچار اور عیسائی ادہر اودہر یعنے دونون فریقون کے بہی بطور گواہی کے پیش ہوئے۔ اُس بہلے مانس شریف عہدے دار نے موافق قاعدہ نشست کے مجہسے معافی مانگ کر چالان کی کارروائی شروع کردی۔ چنانچہ ہر ایک گواہ آتے ہی بائبل کو ہاتہہ سے اٹہا کر بطور حلف کے اُس کو بوسہ دیتا (کیونکہ عیسائیون کو عدالتون مین حلف اسیطرح دیا جاتا ہے) اور مین بے خیال ایک طرف الگ کرسی پر بیٹہہ رہا۔

خیر وہ چالان کی تحریری کارروائی ہو چکنے اور ہماری آپس مین چند منٹ پہر گفتگو ہونے کے بعد جب مین وہان سے رخصت ہے باہر نکلکر قریبًا ایک سو قدم کے فاصلہ پر آگیا تو کیا دیکہتا ہون کہ اُن دوچار گواہون مین بر سر بازار کچہہ دو بدو گفتگو ہو رہی ہے۔ اُن مین سے ایک کے اپنی طرف اشارہ پانے سے مین بہی ذرا ٹہر گیا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص یا عیسائی بہائی اپنی دوسری خداوند یسوع مسیح کی بہیڑ سے غصے مین اگر اُسے شرمندہ کرنے کی خاطر یہ کہہ رہا تہا کہ تم نے عدالت مین بائبل کی جہوٹی قسم کہائی ہے" جسکے جواب مین وہ اپنے آپ کو جہوٹی قسم کہانیکا اقبال کرکے بہی یون گنہگار بننے سے بچانے کے واسطے جواب صاف صاف اور ترکی بترکی دیتا تہا کہ "مینے تو اپنی بائبل کو چہوڑ کر دوسری پروٹسٹنٹونکی جہوٹی بائبل کی قسم کہائی تہی" بائبل کیسی کتاب ہے؟ اس چہوٹے مگر صاف سوال کے لاجواب جواب کو ایک عیسائی کی زبان سے اس طرح سے سُنکر جیسے کہ مجہہ سے اُس وقت تمام ہنسی کو بے ساختہ چہوڑ کر قدرتًا ایک دفعہ ہی اس طرف خیال پڑ گیا تہا کہ اہا یہہ پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟

امید ہے کہ جناب بہی اسی طرح سے ضرور چونک اُٹہے ہون گے کہ یہ بائبل کیسی کتاب ہے؟ یہہ نئی بات تو جلدی ختم ہونے سے پہلے نتیجہ ظاہر کر دے تو کیا ہی اچہا ہو۔ چنانچہ مینے بہی اُنکے اُس جہگڑے کو تو ایسا چہوڑا کہ گویا مینے سُنا ہی نہین مگر دوسرے فریق پروٹسٹنٹ کا طرفدار (تحقیقات کیلحاظ) بنکر مینے جہٹ ہی پوچہا کہ "پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟ مگر اُسنے فورًا بے دہڑک ہو کر مجہسے یون جواب دیا کہ ہماری کیتہولک بائبل کو دیکہکر مقابلہ کر لو۔ جو مجسٹریٹ کے دائین جانب پڑی تہی۔ دنیاوی لحاظ ایک بڑی نامراد چیز ہے اسلئے گو میرا اشتیاق یہی چاہتا تہا کہ ابہی پہر اُس افسر کے مکان پر واپس جاکر کیتہولک بائبل کی بہی زیارت کرون مگر دنیاوی شرم ولحاظ اُس وقت مانع رہا مگر خدا گواہ ہے مین تو اُس رات کو بہی سویا سویا ہی کئی دفعہ بڑ بڑاتا رہا کہ یہ بائبل کیسی کتاب ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ لدہیانہ کے عیسائی اخبار نور افشان کے ایڈیٹر کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟ اس سوال کو رٹتے رٹتے خدائے محمد عربی (فداہ ابی وامی) نے رات کو سے ٹالا اور اُجالے کو لا پاؤن مین ڈالا پس بندہ بہ جادہ جا جناب جسٹس اوفدی پیس کے مکان پر صبح ہی صبح جبکہ وہ ناشتے کے میز پر ابہی بیٹہنے ہی کو تہے جا دہمکا اب وہ تو لاچار مجہے ناشتہ کو بلائین اور مین مارے شرم کے اچار پہر تہا نگیا۔ دوڑ کے ہر دو پروٹسٹنٹ اور کیتہولک بائبل اٹہا کر پہلے ہی اُنکی فہرست ہائے کتب کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ اُن پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی کتاب ہے۔ کہ جس مین کیتہولک بائبل کے مقابلے مین تیئیس ۲۳ کتابین ایکدم سرے سے گم ہین۔ صدق اللہ وصدق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

پہر کیا تہا ہر روز یہ وکیل اسلام جو انگریز لوگون مین شہر کولمبو کے مین سٹریٹ کے گرجا بل فری نامی کے پاس محمدی دین کی منادی کیا کرتا تہا اسنے کوشش کی اور ایک جلد کیتہولک بائبل کی اپنے قبضہ مین کی اور گرجے کے پاس کہڑے ہو کر اس عنوان بالا پر لیکچر دیا کہ "بائبل کیسی کتاب ہے؟" دوران تقریر مین پہر جو جلے دلکے پہپہولے پہوڑے ہین وہ خاص انگریزون کے ہی سفید جگرے ہردے اور پتے تہے جو سن سُنکر